This question paper contains 4+2 printed pages]

Your Roll No.......................

342

B.A. (PROGRAMME)/II/III J

(Language Course)

URDU LANGUAGE (A)—Paper II

(Admission of 2005 and onwards)

Time : 3 *Hours* *Maximum Marks* : 75

(*Write your Roll No. on the top immediately on receipt of this question paper.*)

۱۔ ذیل کے اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح مع سیاق وسباق کیجیے: ۱۵

(الف)

دینی چیزوں کی امیدیں دنیوی چیزوں کی امیدوں سے بہت زیادہ قوی اور مضبوط ہوتی ہیں کیونکہ ان میں عقل کے علاوہ مذہبی اعتقاد کی بھی نہایت قوت ہوتی ہے۔ اس قسم کی امیدوں کا

P.T.O.

خیال ہی ہم کو پورا پورا خوش رکھتا ہے۔ بلاشبہ امید کے اثر سے انسان کی زندگی نہایت شیریں ہو جاتی ہے۔ اگر وہ موجودہ حالت سے خوش نہیں رہتا تو اس پر صبر تو ضرور آ جاتا ہے۔ مگر مذہبی امیدیں اس سے بھی زیادہ فائدہ مند ہیں۔ تکلیف کی حالت میں دل کو سنبھال لیتی ہیں بلکہ اس کو اس خیال سے خوش رکھتی ہیں کہ شاید یہی تکلیف اسکی امید کے حاصل ہونے کے ذریعہ ہو۔

(ب)

''آثار الصنادید، جس زمانے میں نکلی اس کے تھوڑے ہی دنوں کے بعد تقریباً ۱۸۵۰ء میں دلّی کے مشہور شاعر مرزا غالبؔ نے اردو کی طرف توجہ کی یعنی مکاتبات وغیرہ اردو میں لکھنے شروع کیے اور چوں کہ وہ جس طرف متوجہ ہوتے تھے اپنا کوچہ الگ نکال کر رہتے تھے اس لئے انہوں نے تمام ہم عصروں کے برخلاف مکاتبہ کو مکالمہ کر دیا۔

مکاتبات میں وہ بالکل اس طرح ادائے مطلب کرتے تھے جیسے دو آدمی آمنے سامنے بیٹھے باتیں کر رہے ہوں اس کے ساتھ بہت سے خطوط میں انسانی جذبات مثلاً رنج وغم مسرت وخوشی حسرت و بے کسی کو نہایت خوبی سے ادا کیا ہے۔ اکثر جگہ واقعات کو اس بے ساختگی سے ظاہر کیا ہے کہ واقعے کی تصویر آنکھوں کے سامنے پھر جاتی ہے۔

۲۔ ذیل کے شعری اقتباسات میں سے کسی **ایک** کی تشریح سیاق و سباق کے ساتھ کیجئے: ۱۵

(الف)

کبھی شاخ وسبزہ و برگ پر کبھی غنچہ وگل وخار پر
میں چمن میں چاہے جہاں رہوں مرا حق ہے فصل بہار پر

عجب انقلاب زمانہ ہے، مرا مختصر سا فسانہ ہے
یہی اب جو بار ہے دوش پر یہی سر تھا زانوئے یار پر

آج بھی قافلہء عشق رواں ہے کہ جو تھا
وہی میل اور وہی سنگ نشاں ہے کہ جو تھا

منزلیں گرد کی مانند اڑی جاتی ہیں
وہی انداز جہانِ گذراں ہے کہ جو تھا

(ب)

آفاق کے ہر گوشہ سے اٹھتی ہیں شعاعیں
بچھڑے ہوئے خورشید سے ہوتی ہیں ہم آغوش
اک شور ہے مغرب میں اجالا نہیں ممکن
افرنگ مشینوں کے دھویں سے ہے سیہ پوش
مشرق نہیں گو لذت نظارہ سے محروم
لیکن صفتِ عالم لاہوت ہے خاموش

پھر ہم کو اسی سینہء روشن میں چھپا لے
اے مہرِ جہاں تاب نہ کر ہم کو فراموش

۳۔ ذیل میں سے تین کی تعریف مثالوں کے ساتھ کیجئے: ۱۵

تشبیہہ۔ تجاہل عارفانہ، مقطع، افسانہ داستان۔ غزل۔ قصیدہ۔

۴۔ کسی ایک موضوع پر مضمون لکھئے: ۱۵

(۱) علم کی برکتیں

(۲) عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی

(۳) موبائل فون، رحمت یا زحمت

۵۔ 'دنیا امید پہ قائم ہے' کے ذریعہ سرسید احمد خاں ہمیں کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟ ۵

یا

افسانہ 'بچھو پھوپھی' کا تجزیاتی مطالعہ پیش کیجئے۔

۶۔ حسرت کی غزل گوئی کی خصوصیات تحریر کیجئے۔ ۵

یا

فیض کی نظم 'مجھ سے پہلی سی محبت میرے محبوب نہ مانگ' کا

مرکزی خیال قلم بند کیجئے۔

۷۔ نظم ''ڈاسہ اسٹیشن کا مسافر'' پر اپنے خیالات کا اظہار کیجئے۔ ۵

یا

دبستان دہلی کی چند اہم نمایاں خصوصیات کا جائزہ لیجئے۔